www.KitaboSunnat.com

مفتی محمد طاہر مکی☆

نقطہ نظر

پاکستان میں اختلافِ قراءت والے قرآنی مصاحف کی اِشاعت

كلية القرآن الكريم، جامعہ لاہور الاسلامیہ نے درس و تدریس کے ۲۰ سالہ دَور کے بعد عوام الناس میں علم القراءات کے مختلف گوشوں سے تعارف وواقفیت کیلئے ماہنامہ 'رُشد' کی مسلسل تین خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کیا۔ جن میں قراءات سے متعلق جملہ پہلوؤں پر اس قدر تفصیلی مباحث عوامی سطح پر پیش کی گئیں کہ بعض تبصرہ نگاروں کے مطابق قراءات سے متعلق اتنا بڑا علمی کام پہلی دفعہ عالم اسلام کے مجلاّت میں منظر عام پر آیا ہے۔ تقریباً ۳۰۰۰ صفحات پر مشتمل ان اشاعتوں کو فن قراءات کا انسائیکلو پیڈیا کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ مجلّہ کی 'مجلس ادارت' جس میں تمام مکاتب فکر کے نامور قراء کرام شامل ہیں، نے انتہائی سوچ وبچار کے بعد تمام لٹریچر کی چھانٹی کر کے مطبوعہ وغیر مطبوعہ مضامین کا شاندار مجموعہ تیار کر دیا، جس کی اشاعت کے بعد 'فتنۂ انکارِحدیث' کی طرح 'فتنۂ انکارِقراءات (انکارِقرآن)' بھی ان شاء اللہ ختم ہو جائے گا۔

یہ بات بڑی عجیب ہے کہ قراءاتِ سبعہ وعشرہ کو منکرین حدیث وقراءات فتنۂ عجم قرار دیتے ہیں بلکہ سینکڑوں مکتبوں کی طرف سے ان قراءتوں پر مشتمل شائع شدہ قرآنوں کو قرآن مجید ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔ حرمین شریفین کے زائرین اکثر اوقات وہاں متعدد قراءات میں شائع شدہ مصاحف دیکھنے کے ساتھ ساتھ پوری دُنیا سے آنیوالے حجاج کرام کو مختلف قراءات کے مطابق قرآن پڑھتے ہوئے سنتے ہیں۔ اگر یہ قراءات قرآن نہیں تو اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ عالم اسلام کے کروڑوں مسلمان قرآنِ مجید کی سعادت ہی سے محروم ہیں۔ غور فرمائیے کہ ان متجدّ دین کو اکثر یہ شکوہ رہتا ہے کہ علمائے کرام ایک دوسرے پر فتویٰ بازی کا شغل کرتے ہیں، ایک دوسرے کو گمراہ کہتے اور اُمت میں تفریق پیدا کرتے ہیں جبکہ مسئلہ قراءات میں عالم اسلام کے علماء متفق ہیں مگر مٹھی بھر منکرین حدیث ان کے برعکس دانستہ یا نادانستہ طور پر کروڑوں مسلمانوں کو قرآن سے محروم قرار دے کر انہیں گمراہ اور گم گشتہ راہ قرار دینے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔

ماہنامہ رُشد کی ان علمی وتحقیقی اشاعتوں کے حوالے سے اربابِ علم و دانش کیا رائے رکھتے ہیں؟ اس کیلئے قراءات نمبر ۲ اور ۳ میں اہل علم کے تبصرہ جات کا جائزہ لیا جاسکتا ہے، لیکن منکرین حدیث نے ان تحقیقی اشاعتوں کے بعد شدید بوکھلاہٹ کا اظہار یوں کیا کہ ملک کے مختلف حصوں میں پراپیگنڈہ مہم کے طور پر حقائق سے ہٹ کر غیر علمی انداز میں طعن وتشنیع کا آغاز کیا، خصوصاً کراچی میں دار الموطا نامی ادارے نے عوام اور حکومتی اداروں میں منفی لٹریچر تقسیم کر کے اس کارِ مذموم میں 'قیادت کا فریضہ' سر انجام دیا ہے، چونکہ دیگر ناقدین کے اعتراضات بھی اسی لٹریچر کا چربہ ہیں لہٰذا ہم نے مناسب سمجھا کہ دار الموطا کے تقسیم کردہ کتابچہ کو من وعن شائع کرتے ہوئے ادارے کے مؤقف کے ساتھ ساتھ دیگر علمی وعوامی شخصیات کا اس پر تنقیدی جائزہ پیش کریں اور فیصلہ معزز قارئین پر چھوڑ دیا جائے۔ [ادارہ]

سوال

جناب حضرت مفتی محمد طاہر مکی صاحب، صدر قرآنی مرکز ودار الموطا کراچی ومفتی مدینۃ العلوم اورنگ آباد۔

☆ صدر قرآنی مرکز ودار الموطا، کراچی ...... معروف منکر حدیث عمر عثمانی کے خلف رشید

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام علیکم ورحمة الله و برکاته!

جنابِ گرامی!

لاہور سے اَہلحدیثوں کے ایک اِنتہا پسند گروپ کا ماہنامہ 'رُشد' نکلتا ہے جس نے اپنے جون ۲۰۰۹ء کے شمارے کے صفحہ ۶۷۸ پر لکھا ہے کہ اختلافِ قراءت پر مبنی تین اختلافی قرآنی مصاحف (ورش کا، قالون کا، دوری کا) پاکستان سے باہر شائع ہوچکے ہیں۔ اب موجودہ قرآن کریم کے علاوہ مزید ۱۶ر قاریوں کے اختلافات والے ۱۶ر قرآنی مصاحف وہ شائع کردے گا۔ اس طرح کل ۲۰ر قرآنی مصاحف ہوجائیں گے (یعنی ان سب میں باہمی اختلافات ہیں۔ کیونکہ اگر ان ۲۰ر مصاحف میں آپس میں اختلافات نہ ہوتے تو پھر ان کو علیحدہ علیحدہ مصاحف کی صورت میں چھاپنے کی ضرورت ہی کیوں ہوتی؟)

پوری تاریخ اِسلام میں یہ اس زمانہ کی نئی بدعت ہوگی۔ ورنہ خلافتِ راشدہ سے اُموی خلافت، عباسی خلافت، عثمانی (ترکی) خلافت میں کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ برصغیر میں کبھی ایسا ہوا۔ حتیٰ کہ کسی غیر مسلم تک کو اس کی جراَت نہیں ہوئی۔ برصغیر میں اب اس غالی اَہلحدیث گروپ کی طرف سے یہ پہلی جراَت کی جارہی ہے۔ کیا اس سے عام مسلمانوں کو تشویش نہیں ہوگی؟ اور کیا قرآن کی عظمت میں کمی نہیں آئے گی؟ اور کیا مسیحیوں اور غیر مسلموں کو یہ کہنے کا موقع نہیں ملے گا کہ جس طرح چار انجیلوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کا پتہ نہیں اسی طرح ان چار یا بیس قرآنوں میں حضرت محمد ﷺ کے اصل قرآن کا کیسے پتہ چلے گا؟ کیا اب ایک خدا، ایک رسول ﷺ، ایک قرآن کا دعویٰ ختم ہوگیا؟

پھر یہ چار یا بیس (۴ یا ۲۰) قرآنی مصاحف کس لئے؟

سائل ذاکر حسین، کراچی

الجواب بعون الله الذی أنزل الکتاب

الحمد لله الذي أنزل على عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا . وقال: ﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴾ [البقرة:۲]، ﴿ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴾ [الطور:۳۴]، ﴿ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴾[النساء:۸۲] أما بعد:

جیسا کہ سائل نے سوال میں اس حقیقت کا اِظہار کردیا ہے کہ اختلافِ قراءت پر مبنی قرآنی مصاحف شائع کرنے کی جراَت خلافتِ راشدہ سے اُموی خلافت، عباسی خلافت، عثمانی (ترکی) خلافت تک، حتیٰ کہ شیعہ مملکت ایران تک میں نہ شاہ کے زمانہ میں، نہ خمینی انقلاب کے بعد بھی، کسی نے نہیں کی۔ غرض اختلافِ قراءت کو متن قرآن میں داخل کرکے مصحف کی شکل میں شائع کرنے کی کسی نے جراَت نہیں کی۔

پہلی مرتبہ یہ حرکت مشہور مستشرق جیفرے نے بیسویں صدی میں کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ بھی متن قرآن میں نہیں بلکہ قرآن کریم کے حاشیہ پر اِختلافِ قراءت درج کرکے شائع کرنے کا پروگرام بنایا تھا، مگر اس میں بھی وہ کامیاب نہ ہوسکا۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری جنگ عظیم میں بمباری کے دوران اس کے سارے کام کو تباہ کردیا۔

حیرت ہے اَب اسلام کے کچھ نادان دوست اس کام کی جراَت کریں جس کی جراَت غیر مسلم تک نہ کرسکے۔ ان نادان دوستوں کی پُشت پر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا دماغ کام کررہا ہے جو چاہتا ہے کہ خلافتِ راشدہ سے خلافت عثمانی (ترکی) تک کے اجماعِ اُمت کے خلاف ان سے اس بدعت کی جراَت کرائے جو درحقیقت قرآن دشمنی پر منتج ہوتی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس طرح دوسروں کو بھی اس کا موقع فراہم ہوجائے گا کہ وہ قرآن کریم کو متنازعہ بنانے، اور چار انجیلوں کی طرح قرار دینے کے اپنے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

سب کو معلوم ہے کہ غیر عرب مسلمانوں کی تعداد میں بکثرت اضافہ ہونے کی وجہ سے (جو عربی نہیں جانتے تھے) ان کی سہولت کے لیے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بصرہ کے گورنر زیاد کی نگرانی میں ابوالاسود دُولی نے قرآن کریم پر اعراب (زیر، زبر، پیش) لگائے تھے۔ پھر خلافت عبدالملک اور خلافت ولید میں عراق کے گورنر حجاج بن یوسف کی نگرانی میں اسی ابوالاسود دُولی کے دو شاگردوں یحییٰ بن یعمر اور نصر بن عاصم نے اعراب لگانے کی محنتوں کو انتہا تک پہنچا دیا اور تمام اموی خلافت میں دارالخلافہ دمشق سے اَفریقہ کے الجزائر و مراکش اور یورپ کے ہسپانیہ تک اور اِدھر عراق و ایران سے بخارا و سندھ تک، تیسری طرف حرمین شریفین اور نجد و یمن تک، چوتھی طرف ترکی، آرمینیا اور کوہ قاف کی انتہاؤں تک، تمام خلافتِ بنوامیہ میں اعراب والا یہی ایک قرآن کریم رائج ہوا۔ ان کے بعد سلیمان کی خلافت آئی جس کے مشیر اعظم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تھے۔ پھر اس کے بعد خود عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی اپنی خلافت میں بھی یہی حجاج کی نگرانی میں لگائے گئے اعراب (زیر، زبر، پیش) والا مصحف (قرآن کریم) رائج رہا۔ کبھی کسی کو اعتراض کرنے کی یا اس کے برخلاف اختلافی قراءت والا مصحف پیش کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

اس کے بعد عباسی دور میں بھی پورے عالم اِسلام میں یہی اعراب والا مصحف رائج رہا۔ پھر خلافت عثمانیہ (ترکی) میں یہی رائج رہا۔ غرض جب تک مسلمانوں کا خلافت کی صورت میں اجتماعی شیرازہ برقرار رہا۔ تمام اُمت کا اسی مصحف پر اجماع رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی، خلافت سے چل کر ان کے بعد خلافت عبدالملک، خلافت ولید، خلافت سلیمان و خلافت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی تابعی خلافت سے ہوتے ہوئے آج تک یکساں اعراب والا یہی قرآن کریم باجماع و تواتر ہر خلافت اسلامی میں جاری رہا اور تراویح میں پڑھا اور سنایا جاتا رہا۔ ہاں خلافت کے خاتمہ کے بعد اِسلام کے دشمنوں کو قرآن کریم کی عظمت کے خلاف طرح طرح کے پلان بنا کر کامیاب ہونے کی توقع ہوئی جس کی تاریخی طور پر پہلی معلوم کوشش مستشرق آرتھر جیفرے کی تھی جو قرآن کریم کے حاشیہ پر اختلاف قراءت پیش کر کے حفاظت قرآن کے متعلق مسلمانوں کے گہرے ایمان کو متزلزل کرنا چاہتا تھا۔ اس کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ آئندہ مسلمان مسیحیوں سے یہ سوال نہ کر سکیں کہ اگر انجیلیں چار ہیں تو پھر ان میں حضرت مسیح علیہ السلام کی اصلی انجیل کون سی ہے؟ جیفری اور اس کے اندرھے مقلدین کی کوششیں اگر کامیاب ہوجائیں تو پھر اس سوال پر مسیحی پلٹ کر خود مسلمانوں سے سوال کر سکیں گے کہ جناب آپ کے چار+ سولہ= بیس قرآنوں میں سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی قرآن کون سا ہے؟ جب مسلمان اس کا جواب دے دیں گے تو پھر ہم مسیحی چار انجیلوں میں سے مسیح علیہ السلام کی اصلی انجیل کا جواب بھی دے دیں گے۔

اَفسوس ان تکلیف دہ سازشوں کو سمجھنے کی صلاحیت اور بصیرت سے محروم نادان دوست خود ہی ان کے جال میں پھنس گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو غافل نہیں ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے کام میں تعاون کر کے سعادت عظمیٰ میں شریک ہوں ﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ﴾ [محمد:۷] لیکن اگر کوئی بدقسمت محروم رہنا چاہتا ہے تو ﴿وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ﴾ [محمد:۳۸] کا مظاہرہ ہوتا ہے اور بغیر کسی کی مدد کے اللہ اپنا کام کر کے دکھاتا ہے۔

آرتھر جیفرے یہ سازش کر رہا تھا مگر اللہ کی بے آواز لاٹھی نے دوسری جنگ عظیم میں دوطرفہ بمباری کی زد میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاکر جیفرے کے کیے گئے تمام کام کو، اور اس عمارت کو، جس میں یہ کام ہو رہا تھا، مکمل تباہ کر دیا۔

ہاتھی والوں سے بیت اللہ (کعبہ) کو بچانے کے خدائی معجزہ کی طرح کلام اللہ (قرآن کریم) کو اس کے دشمنوں سے بچانے کے لیے یہ تازہ ترین معجزہ تھا: ﴿ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ [یوسف:۲۱] ﴿فَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ○ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾ [الزمر:۲۵،۲۶]

ان مختصر تمہیدی جملوں کے بعد سائل کے لیے ہمارا جواب وہی ہے جو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے امداد الفتاویٰ (دار العلوم کراچی ایڈیشن) کی پہلی جلد میں ہے کہ مصاحف کی شکل میں اختلاف قراءت کو شائع کرنا تو در کنار عوام کے سامنے اختلاف قراءت پر مبنی تلاوت کرنے سے منع کرنا بھی واجب ہے۔

اس جواب کے ساتھ یہ خوش خبری بھی معلوم ہوئی ہے کہ حکومت پنجاب نے اختلاف قراءت کے حوالہ سے قرآن کریم کے اختلافی مصاحف چھاپنے کا پروگرام رکھنے والوں کے خلاف نوٹس لیا ہے جس کے لیے وہ تحسین کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دانستہ یا نادانستہ بہر صورت دشمن کا آلۂ کار بننے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مزید بصیرت کے لیے مولانا تھانوی کا (جو خود بھی سبعہ کے قاری تھے) فتویٰ (سوال و جواب مکمل) یہاں بھی درج کیا جاتا ہے۔ ان کا یہ جواب مسلم آبادی کے ستر فیصد اکثریتی حصہ پر مشتمل حنفی مسلک کی مکمل ترجمانی ہے جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ عالمگیر، فتاویٰ تاتارخانیہ، فتاویٰ شامی ردّ المختار وغیرہ سے ظاہر ہے۔

محمد طاہر (دار الافتاء، مدینۃ العلم، کراچی)

کتب مدرك نمی شود تعلق بسماع ازماهر دارد۔ من از قراء پانی پت که درایں فن از دیگراں امتیاز خاص دارند ایں حرف شنیده ام در ادائے شاں صریح امتیاز محسوس میشودهم از ظاء وهم از دال هذا وجواب خامس تتمه هم دار دوآں اینکم حکم بفساد صلوٰۃ برفتویٰ متأخرین عام نیست بلکه مخصوص است به قادر بر ادائے صحیح اما غیر قادر پس نمازش و همچنیں امامتش صحیح خواں را و غلط خواں را درهر دو صورت صحیح است خواه بصوتِ دال خواند خواه بصوتِ ظاء که آں لغت او گشته باز در صورت غلط ادا نمودن آیا ترجیح دال مفخم راست که اگرچه غلط است لاکن ممتاز است بخلاف ظاء که ممتاز هم نیست یا ظاء معجمه راست که اگرچه ممتاز نیست لیکن حرف قرآن ست بخلاف دال ایں کلام دیگر ست و درهر دو جانب جماعتے است از اهل علم و لکل وجهة هو مولیها۔

۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ (النور صفحہ ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ) [امداد الفتاویٰ: ۱/۱۹۴]

منع از غلو در قراءۃ سبعه بوقت احتمال فتنۂ عوام۔

سوال (۲۴۲) بعض مقامات میں سبعہ قراءۃ کا چرچا حد سے تجاوز کر چلا ہے۔ بعض حفاظ لڑکوں اور جاہلوں کو مختلف روایتیں یاد کرا کے پڑھاتے اور پڑھواتے ہیں اور اُس کو صریحاً بغرض ریا پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ تراویح میں بھی ایسا ہوتا ہے جس سے سوا نمود کے کوئی نفع نہیں۔ کیا اس طرح پڑھنے پڑھانے میں اس زمانۂ پر آشوب میں یہ خوف نہیں ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہال ومخالفین اسلام ان اختلافات کوسن کر مشوش ہوں گے اور خوف فتنہ نہیں ہے؟۔ چنانچہ بعض حفاظ نے تو ایک رکعت میں روایت حفص پڑھی، دوسری رکعت میں روایت قالون، کسی نے ٹوکا تو کہہ دیا کہ تم نہیں جانتے۔ ایسی صورتیں اچھی معلوم نہیں ہوتیں۔ کیا یہ فعل قابل روکنے کے نہیں ہے۔ براہئو ازش اگر قابل ممانعت ہے تو اس کا جواب ذرا تفصیل سے الامداد میں طبع ہوجائے تو بہتر ہے میرا یہ خیال ہرگز نہیں کہ اس کی تعلیم بند ہو بلکہ زور دیا جائے کہ تجوید کا نام قراءت ہے اور عوام کو اسی کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی پڑھا لکھا آدمی، حرف بھی اس کا اچھا ہو تو اس کو سبع پڑھائی جائے۔ سفہاء اور تنگ خیال لوگوں کو فقط تجوید پڑھائی جائے اور قراءت جاننے والوں کو چاہیئے کہ ہر کس و ناکس کو سوائے روایت حفص اور تجوید کے کچھ نہ پڑھایا کریں۔

الجواب

قال اللہ تعالیٰ: ﴿ وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ﴾ [الأنعام:۱۰۸] في تفسير بيان القرآن۔ اس سے قاعدہ شرعیہ ثابت ہوا کہ مباح (بلکہ مستحب بھی ۱۲ منہ) جب حرام کا سبب بن جائے وہ حرام ہوجاتا ہے۔......الخ (وهذا المبحث) [امداد الفتاویٰ، جلد اوّل فصل فی التجوید: ۱۹۵]

كله صالح لأن يلاحظ فيه ۱۲) وروى البخاري عن عليّ قال: حدثوا الناس بما يعرفون أتحبون أن يُكذب الله ورسوله. (في حقيقة الطريقة). [صحيح البخاري: كتاب العلم، باب من خص بالعلم قوما دون قوم......]

بعضے بیباک عوام کے سامنے بے تکلف دقائق بیان کر بیٹھتے ہیں بعضے عوام اُن کی تکذیب کرتے ہیں اور بعضے قواعد مشہورہ شرعیہ کے منکر ہوجاتے ہیں سو ہر حال میں اللہ و رسول کی تکذیب کا تحقق ہوا۔ والثاني أشد من الأوّل. اس حدیث میں اس عادت کی ممانعت ہے۔

وروى مسلم عن ابن مسعود رضى الله عنه أنه قال: ما أنت بمحدث قوما لا يبلغه عقولهم إلا كان لبعضهم فتنة. في حقيقة الطريقة۔ [مقدمة صحيح مسلم]

اس حدیث سے بھی وہی مضمون ثابت ہوتا ہے جو اس کے قبل کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے ص۸۲ وفي رد المحتار تحت مسئلة كراهة تعيين السورة في الصلوٰة من الدر المختار ما نصه حاصل كلام هذين الشيخين بيان وجه الكراهة في المداومة وهو أنه إن رأى ذلك وحتما يكره من حيث تغيير المشروع وإلا يكره من حيث إيهام الجاهل. [ج۱ص۵۶۸]

آیت اور حدیث اور فقہ سب سے یہ قاعدہ ثابت ہوا کہ جس عمل سے عوام وجُہلا میں مفسدہ وفتنہ اعتقادیہ یا عملیہ قالیہ یا حالیہ پیدا ہو اُس کا ترک خواص پر واجب ہے باقی فتنہ کا حدوث یا عدم حدوث یہ مشاہدہ سے معلوم ہوسکتا ہے سوال میں بعض حالات میں جو فتنہ سبعہ پر مرتب ہوتا ہوا مذکور ہے وہ مشاہدہ ہے پس فتویٰ شرعی ہوگا۔ کہ خاص اُن احوال میں سبعہ کا استعمال ممنوع ہوگا اور اگر اس کے ساتھ قاری کی نیت بھی اظہار علم و دعوائے کمال ریاء وتصنع وتفاخر ہو تو یہ فتنہ اس کے لیے مزید برآں ہے لہٰذا اس باب میں جو مشورہ سوال میں مذکور ہے۔ واجب الاتباع ہے۔ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ [تتمہ خامسہ ص۴۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ